Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم جمعہ

۱۱ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۴/۹ ★ ۲۸ اخاء ۱۳۳۴ ہش ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء ★ نمبر ۲۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

"آج صبح دل کی طرف درد اٹھا تھا۔ ڈاکٹروں کو بلایا تھا۔ انہوں نے کہا ہے تشویش کی کوئی بات نہیں دل بالکل ٹھیک ہے۔ ویسے عام طبیعت کل جیسی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایک ہمہ گیر اخلاقی اور روحانی انقلاب موجودہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

واشنگٹن ۲۶ اکتوبر۔ بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج چودھری محمد ظفر اللہ خان نے اعلان کیا ہے کہ اگرچہ دنیا کا نیا سائنٹیفک علم اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی ترقی ایک ربانی عطیہ ہے۔ لیکن ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب جو سائنٹیفک ترقی کا ہم پلہ ہو انسانیت کے لئے اس سے کہیں زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

روحانیت سے متعلق دوسری قومی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے سابق وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم میں سے اکثر کے لئے ایسے انقلاب کے معنے ہمارے اپنے طرز ہائے زندگی رسوم و عادات اور اقدار میں مکمل کایا پلٹ کے ہوں گے۔

اس سے قبل امریکی نائب صدر مسٹر رچرڈ نکسن نے کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور کانفرنس کے اعلان کردہ مقصد کو سراہا۔ کانفرنس کی غرض و غایت یہ ہے کہ دنیا کے ہر ملک اور قوم میں تنظیم آزادی اور مشترکہ بھلائی کو فروغ دینے کے لئے مذہبی صداقت کو ایک مؤثر طاقت بنایا جائے۔

انسانیت اور آفاقیت

چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ موجودہ سائنسی ترقیوں اور ایٹمی ہتھیاروں نے خیر و شر کے درمیان انتخاب کو جو ناممکن بنا دیا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ انسان اپنے طرز فکر کو تیر و کمان اور گولہ و بارود کی سطح سے بلند کر دے۔ ہمیں اپنے آپ کو انسانیت اور آفاقیت کی اصطلاحات کے تحت فکر کرنے کی تربیت دینی چاہیئے۔

تعلق باللہ

آپ نے کہا کہ ایسی طرز فکر خدا کی ذات سے تعلق قائم کرنے سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ ہم جب ایک مرتبہ خدائے تعالےٰ کی ذات سے اپنا تعلق قائم کر لیں گے۔ اور اس کے قریب ہو جائیں گے۔ تو انسانیت کی اصطلاحات میں سوچنا آسان ہو جائے گا۔ ہم صرف خدا تعالےٰ کی ذات ہی کے توسط سے مختلف رنگ نسل اور مذاہب اور طبقات کے انسانوں سے اپنے رشتوں کو استوار کر سکتے ہیں۔ دوسرا جو بھی طریق کار ہو گا وہ جزوی نوعیت کا ہو گا۔ اور کسی نہ کسی لحاظ سے اس میں کوئی نہ کوئی نقص رہ جائے گا۔

تہذیب و ثقافت

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے مزید کہا کہ ایک ایسی صورت حال میں جس میں کہ موجودہ تہذیب اپنے آپ کو گرفتار پاتی ہے ایک تہذیب و ثقافت کی بنیادوں کے لئے بڑی کٹھن آزمائش کا وقت ہوتا ہے۔ اگر یہ بنیادیں ہل گئیں۔ تو ہر چیز تباہ و برباد ہو کر کھنڈر بن جائے گی۔ یہ بنیادیں اس وقت تک قائم نہیں رہ سکتیں جب تک وہ صداقت اور سچائی پر قائم نہ ہوں اور جو حق اور صداقت پر بنیاد قائم کرتے ہیں یقین جانئے کہ وہ ایک مضبوط چٹان پر عمارت تعمیر کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ جھوٹ یا برائی یا جھوٹ اور سچائی کے کسی امتزاج پر یہ بنیاد قائم کرتے ہیں۔ وہ ریت پر محل تعمیر کرتے ہیں۔
(نوائے وقت لاہور ۲۸ اکتوبر)

— واشنگٹن ۲۷ اکتوبر۔ امریکی ذرائع کا کہنا ہے کہ روس اسرائیل کو بھی اسلحہ فراہم کرنے کے سلسلہ میں جو کارروائی کر رہا ہے۔ اس کے ضمن میں بعض مزید اطلاعات ملی ہیں۔

— قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ کل مصر کے وزیر اعظم نے کابینہ کے سامنے مصر اور سعودی عرب کے فوجی معاہدے کا مسودہ پیش کیا۔ آج اس معاہدے پر دستخط ہو رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا قابل تقلید نمونہ

ازمکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ —

مرکز کی طرف سے تمام بڑی مجالس کو لکھا گیا تھا۔ کہ وہ پنجاب کے حالیہ سیلاب سے متاثر ہونے والے لوگوں کے لئے کپڑے وغیرہ اور عطیہ جات اکٹھے کر کے بھجوائیں۔ چنانچہ آج صبح قائد صاحب کراچی کی تار ملی جس کا مضمون یہ تھا۔

"سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک ہزار روپیہ بذریعہ تار ارسال ہے۔ یہ پہلی قسط ہے۔ ادویات اور کپڑے بھی بھجوائے جا رہے ہیں۔ قائد خدام الاحمدیہ کراچی"

نیز تین بجے ایک ہزار روپیہ بذریعہ تار بھی موصول ہوا فجزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ نے کراچی کی مجلس کو ایسے مواقع پر ہمیشہ بڑھ چڑھ کر قربانی اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ دوسری مجالس کو بھی زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین و خدمتِ خلق کی توفیق بخشے۔ آمین
خاکسار مرزا منور احمد ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء

سلطان مسقط کی فوجوں نے نخلستان براہیمی پر قبضہ کر لیا

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر انتھونی ایڈن نے کل رات دارالعوام میں بتایا کہ سلطان مسقط اور ابوظبی کے شیخ کی فوجوں نے نخلستان براہیمی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس نخلستان کے بارے میں برطانیہ اور سعودی عرب کے درمیان جھگڑا ہے۔ سعودی عرب کا کہنا ہے کہ یہ نخلستان اس کے اپنے علاقے میں واقع ہے۔ مسٹر ایڈن نے کل دارالعوام میں نخلستان پر قبضہ کی خبر کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ تصفیہ کی کوششوں میں تعطل کی وجہ سے وہاں فوجیں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سعودی عرب نے اس فیصلے کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہوئے اسے حکومت برطانیہ کی مسلح جارحانہ کارروائی قرار دیا ہے۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ اس کا فیصلہ رائے شماری کے ذریعہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہاں کے لوگ سعودی عرب کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یا برطانیہ کے زیر انتداب علاقے میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز سنیچر ٹھیک آٹھ بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہو گا جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر فاضل مقررین روشنی ڈالیں گے۔ احباب سے فرداً فرداً متوقع ہوں کہ وہ بروقت مسجد میں تشریف لا کر آقائے نامدار سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی دلی محبت کا اظہار فرمائیں گے۔

جنرل پریذیڈنٹ ربوہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء

بھارت کے مسلمان

(۱) روزنامہ تسنیم جو سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی اسلامی جماعت کا گویا سرکاری ترجمان ہے۔ اپنے ایک حالیہ اداریہ میں رقمطراز ہے:۔

"دہلی کے اردو روزنامہ "الجمعیۃ" کی اطلاع کے مطابق گزشتہ ہفتے یو پی کے ایک قصبہ میں فرقہ وارانہ فساد ہوا۔ جس میں ایک مسلمان ہلاک اور چار مجروح ہوئے۔ فرقہ پرست ہندوؤں نے مسلمانوں کی دوکانوں پر بھی یلغار کی۔ اور کئی ایک دکانیں لوٹ لیں۔

بھارت میں فرقہ وارانہ فساد رونما ہونے کا یہ واقعہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ اس سیکولر ریاست کے مختلف علاقوں سے آئے دن اسی قسم کی دلخراش اطلاعات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جو اطلاعات پریس کے ذریعہ ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ اصل حالات اس سے بھی زیادہ دردناک اور تکلیف دہ ہیں۔ فرقہ پرست اور مہاسبھائی ذہنیت رکھنے والے ہندوؤں نے بھارتی مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ اور ان کے دلوں پر مستقلاً خوف وہراس کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر کسی دوسرے ملک کا رخ کرنے پر مجبور ہوں۔"

اس کے بعد معاصر مزید لکھتا ہے:۔

"ان فسادات اور خوف وہراس پھیلانے کی ذمہ داری اگر صرف بھارت کے ان ہندوؤں پر عائد کی جا سکتی۔ جنہیں مسلمان کے نام ہی سے نفرت ہے۔ تو یہ معاملہ شاید زیادہ اہم نہ سمجھا جاتا۔ لیکن بھارتی حکام کی نرم بلکہ جانبدارانہ پالیسی اس صورت حال کو زیادہ سنگین اور قابل توجہ بنا دیتی ہے۔

در اصل بھارت کے مسلمانوں کا "قصور" صرف یہی نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہیں اس کے ساتھ ساتھ ان سے یہ "جرم" بھی سرزد ہو چکا ہے۔ کہ وہ پاکستان کے حامی رہ چکے ہیں۔ اور انہوں نے تحریک پاکستان میں پوری گرمجوشی اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا تھا۔ اور یہی وہ "اصلی جرم" ہے۔ جس کی بناء پر بھارتی مسلمانوں کو آئے دن ہلاک و مجروح اور اپنی املاک سے محروم بھی ہونا پڑتا ہے۔ بھارتی قانون ایک تماشائی کی حیثیت سے یہ سارا کھیل دیکھتا ہے۔ لیکن کبھی حرکت میں نہیں آتا۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

جہاں تک حقیقت حال کا تعلق ہے۔ معاصر نے جو کچھ کہا ہے۔ بالکل درست ہے۔ اور معاصر کا یہ کہنا کہ چونکہ مسلمانوں نے پاکستان کے لئے سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا تھا۔ یہ بھی مسلمانوں کا قصور ہے۔ ایک لحاظ سے صحیح ہے۔ مگر حقیقی وجہ یہی ہے۔ کہ ہندوؤں میں ایک پرلے درجہ کا متعصب عنصر ایسا ہے۔ جو مسلمانوں کو غیر سمجھتا ہے۔ اور بھارت میں ان کا وجود پسند نہیں کرتا۔ جو پراپیگنڈا وغیرہ سے عوام کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرتا رہتا ہے۔ اور یہی بنیادی وجہ تھی۔ کہ قائد اعظم مرحوم ایسے مسلمان لیڈروں نے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا تھا۔ کیونکہ آزاد متحدہ ہندوستان میں مسلمان اقلیت امن چین سے زندہ نہیں رہ سکتی تھی۔ ایسے عنصر کو اب پاکستان کا وجود بھی ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرنے کا ایک واضح عذر مل گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج بھارت میں جو چار کروڑ مسلمانوں کی حالت ہے۔ وہی حالت دس پندرہ کروڑ مسلمانوں کی ہوتی۔ اگر تقسیم نہ ہوتی۔ اور پاکستان نہ بنتا۔ اس صورت میں بھی مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں کے مقابلہ میں بہت کم رہتی۔ اور انہیں ہندو اکثریت اسی طرح کچل دیتی۔ جس طرح اب چار کروڑ مسلمانوں کو وہ کچل رہی ہے۔ پاکستان بننے سے کم از کم آٹھ دس کروڑ مسلمانوں کو ایک علیحدہ وطن میں سانس لینے کی فرصت مل گئی ہے۔ اور اگر پاکستان کے مسلمان چاہیں تو ایک مضبوط اور ٹھوس قوم بن سکتے ہیں۔ اور اتنا بین الاقوامی رسوخ پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ دوسرے ملکوں کے اقلیتی مسلمانوں کا بھی سہارا ہو سکیں لیکن دوسری صورت میں یہ مسلمان بھی ویسے ہی بے دست وپا ہوتے اور ویسے ہی کچھ نہ کر سکتے۔ جیسا کہ اب بھارت کے مسلمان نظر آتے ہیں۔ اور بظاہر بے دست وپا ہیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ اس سے مولانا مودودی صاحب پر اپنی وہ غلطی واضح ہو گئی ہوگی۔ جو انہوں نے فیصلہ کن انتخابات میں اپنی جماعت کو مسلم لیگ کا ساتھ نہ دینے کی ہدایت کر کے کی تھی۔ اور مسلم لیگ کو ووٹ نہ دے کر کانگرسی مسلمانوں کی طرح مخالفین کی تقویت کا باعث ہوئے تھے۔

بظاہر یہ بات شاید معمولی نظر آتی ہوگی۔ مگر ایسے نازک وقت میں مسلمانوں میں باہمی تفرقہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں۔ ان کا اندازہ کوئی آئندہ مورخ ہی کر سکے گا۔ بے شک اس وقت بھارت میں چار کروڑ مسلمانوں کو اس بہانے سے بھی تنگ کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے پاکستان کی حمایت کی تھی۔ لیکن پاکستان کو کمزور بنانے میں ان مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جنہوں نے کانگرس کے ہاتھوں کو دیدہ ودانستہ مضبوط کیا تھا۔

(۲) معاصر نے اسی اداریہ میں لکھا ہے کہ
"بھارتی مسلمانوں کی اس پریشانی اور بے چینی کو دور کرنے کی ذمہ داری سے اگرچہ پاکستان اور دوسرے مسلمان ملکوں کو بھی بری قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن ہمارے نزدیک بھارت کے مظلوم مسلمانوں کے لئے امن وعافیت کی زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کرنے کی سب سے زیادہ ذمہ داری بھارت کے ان مسلمان رہنماؤں پر عائد ہوتی ہے۔ جو خود بھارت میں موجود ہیں۔ اور کانگرسی حکمرانوں کے ساتھ جن کے تعلقات اور روابط بھی قائم ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان حضرات کی طرف سے مسلمانوں کی اس زبوں حالی کے باوجود بیرونی دنیا کے سامنے یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ بھارت کی سیکولر ریاست میں مسلمان امن وچین کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ اور انہیں ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔ قارئین کو یاد ہوگا۔ کہ گزشتہ حج کے موقعہ پر بھارتی مسلمانوں کا ایک وفد سرکاری خرچ پر مسلمان ممالک کے لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ کہ بھارت میں لادینی نظام کے باوجود وہاں کے مسلمان کسی قسم کی تکلیف اور دقت محسوس نہیں کرتے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ معاصر نے پاکستان اور دوسرے مسلمانوں کی ذمہ داری کے متعلق جو کہا ہے۔ وہ اس کے عین متضاد ہے۔ جو سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اور ان کے دوسرے ہمنواؤں نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں کہا تھا۔ کہ

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اگر ایسی سٹیٹ میں مسلمانوں کے ساتھ شودروں اور ملیچھوں کا سا سلوک کیا جائے۔ اور منو کا قانون ان پر عائد کیا جائے۔ جس سے ان کو حکومت اور شہریت کے تمام حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ انڈیا میں پہلے ہی ایسی حالت ہے۔"

(مودودی صاحب - ترجمہ رپورٹ مذکور (انگریزی) صفحہ ۲۲۸)

معاصر کی بھارت کے مسلمان رہنماؤں کو تلقین بھی بیکار ہے۔ جب مودودی صاحب کی طرح یہ لوگ ہی کانگرس کی تقویت اور پاکستان کی کمزوری کا باعث ہیں۔ تو ان سے بے دست وپا مسلمانوں کی ہمدردی کی توقع عبث ہے۔

البتہ بھارت کے مسلمانوں کو دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک ہی بات بچا سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ سیاست وغیرہ سے بالا ہو کر صرف مسلمان بن جائیں۔ اسلامی اخلاق اختیار کریں۔ اور خالص تبلیغ اسلام میں منہمک ہو جائیں۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ وہ ملکی سیاست میں بطور شہری کے بھی حصہ نہ لیں۔ لیں اور ضرور لیں۔ مگر دین کو دنیا پر مقدم کر لیں۔ اسی طرح جس طرح حضرات علی ہجویریؒ اور خواجہ اجمیریؒ نے تنہا تنہا اپنے اپنے وقت میں کیا تھا۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کی طرح بھارت کے مسلمانوں کو بھی سیاسی رہنماؤں سے زیادہ روحانی رہنماؤں کی ضرورت ہے۔ حقیقی روحانی رہنماؤں کی جو قرب الٰہی کو مقصد حیات بنائیں۔ نہ کہ اقتدار حاصل کرنے کو۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے جماعت احمدیہ و مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کا عطیہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی اپیل پر مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ نقد اور ڈیڑھ سو گرم وسرد پارچات وہاں بھجوائے ہیں۔ علاوہ ازیں مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر نے مبلغ پچاس روپے مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کو کسی ریلیف کمیٹی میں دینے کے لئے ربوہ بھجوائے ہیں۔ مزید رقم پارچات اور دیگر سامان کی فراہمی جاری ہے۔

جملہ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہماری اس حقیر سی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے

احقر عبد الرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت
(قائد مجلس شہر گوجرانوالہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا احباب جماعت سے خطاب

تحریک جدید کی اہمیت — اور — اس کے شاندار تبلیغی نتائج

نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی قربانیوں سے یہ ثابت کر دیں کہ آج کی نسل پہلی نسل سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہے

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء

— قسط ششم —

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

فرمایا:-

اس کے بعد میں تحریک جدید کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جوں جوں کام بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کے مطابق تدبیر بھی بڑھتی چلی جانی چاہیئے۔ تمہارے ذمہ جو کام ہیں۔ وہ اتنے عظیم الشان ہیں کہ دنیا کے پردہ پر اس زمانہ میں کسی کے ذمہ وہ کام نہیں۔ ایک زمانہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ بڑا بوجھ تھا صحابہؓ پر چند صحابہؓ تھے۔ جن پر دنیا کی اصلاح فرض تھی۔ پر اب تو وہ صحابہؓ زندہ نہیں۔ اگر آج وہ صحابہؓ زندہ ہوتے۔ تو میں تمہیں کہتا کہ دیکھو یہ تم سے زیادہ بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ مگر وہ تو فوت ہو چکے۔ اب تمہارا زمانہ ہے۔ تم یہ بتاؤ کیا اس وقت بھی دنیا میں کوئی جماعت ہے جس پر اتنا بوجھ ہو جتنا تم پر ہے۔ آج تمہیں دنیا کے پردہ پر کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آئے گی جس پر اتنا بوجھ ہو جتنا تم پر ہے۔ اور تمہارا کام ایسا ہے جو روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جتنا تم چندہ دیتے ہو۔ اتنا ہی تم اگلے چندہ کے لئے اپنے آپ کو مجبور کرتے ہو۔ کیونکہ جب تم چندہ دیتے ہو۔ ہم کہتے ہیں بھئی یہ روپیہ ضائع نہ ہو ایک مشن اور کھول دو۔ جب ہم وہ مشن کھولتے ہیں۔ تو اب اس مشن کو چلانے کے لئے پھر روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر تمہیں کہتے ہیں اور دو۔ ہم دو یا چار یا پانچ مشن کھول کر بند کر دیتے تو خرچ نہ بڑھتا۔ مگر جوں جوں تم چندہ دیتے چلے جاتے ہو۔ ہم کام بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جوں جوں کام بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر ہم کو اور روپیہ مانگنا پڑتا ہے۔ گویا ہماری مثال بالکل اسی قسم کی ہو گئی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کسی چیتے نے کوئی سل پڑی ہوئی دیکھی تو وہ سل کو چاٹنے لگا۔ سل چونکہ کھردری ہوتی ہے۔ اس سے خون بہا جسے کھا کر اسے مزہ آیا۔ پھر اس نے اور چاٹی۔ اس نے سمجھا شائد میں سل کھا رہا ہوں۔ حالانکہ اصل میں وہ اپنی زبان ہی کھا رہا تھا ہوتے ہوتے اس کی ساری زبان گھس گئی۔ اسی طرح تم بھی گویا اپنی زبان کھا رہے ہو۔ لیکن فرق یہ ہے کہ چیتے نے تو زبان کھائی تھی۔ اپنے مزہ کے لئے۔ اور تم زبان کھا رہے ہو خدا کے لئے اس کو تو اس کی زبان کا بدلہ نہیں ملتا۔ مگر تم جس کے لئے زبان گھسا رہے ہو۔ وہ زبان پیدا کرنے والا ہے۔ بلکہ سارا وجود ہی پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے تمہارے لئے یہ خطرہ نہیں ہو سکتا۔ کہ تمہاری زبان گھس جائے تو پھر کیا ہو گا۔ اس لئے کہ پھر دوسری زبان تم کو مل جائے گی پھر تیسری زبان مل جائیگی۔ پھر چوتھی زبان مل جائیگی۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں اور بعض دفعہ کہہ بھی دیتے ہیں۔ کہ یہ بوجھ زیادہ بڑھایا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ تو میں اس بات کا بھی قائل ہوں کہ خلیفہ کوئی بات ایسی نہیں کر سکتا۔ جسکو کہ بعد میں پورا نہ کیا جا سکے۔ کوئی اس کو مبالغہ کہہ لے۔ کوئی اس کو خود پسندی کہہ لے۔ کوئی کچھ کہہ لے مگر میرا یہ یقین ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ لازمی نتیجہ ہے اس بات کا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ کہ جو بھی خلیفہ کام شروع کرے گا۔ وہ اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہو گا۔ اور جب وہ ضروری ہوگا۔ تو جماعت کے اندر ضرور اس کی طاقت ہوگی۔ وہ اپنی غفلت سے اس کو پورا کر سکے یا نہ کر سکے۔ یہ اور بات ہے۔ لیکن جہاں تک امکان کا تعلق ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ناممکن تھا اس جماعت کے لئے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب تبلیغ ایسے رنگ میں آچکی ہے۔ اور مشن ایسی طرز پر قائم ہو چکے ہیں۔ کہ شائد چند مشن اور قائم ہونے کے بعد ہم ساری دنیا میں شور مچا سکیں۔ اگر اس وقت صرف چھ سات مشن اور دنیا میں قائم ہو جائیں۔ تو ایک وقت میں ساری دنیا میں آواز بلند ہو سکتی ہے۔ اور ایسی طرز پر آواز اٹھ سکتی ہے۔ کہ لوگوں کو اسلام کی طرف لازماً توجہ کرنی پڑے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان موجودہ مشنوں کو قائم رکھا جائے۔ اور چھ سات مشن اور قائم کر دیئے جائیں۔ اور مساجد بنائی جائیں۔ اور لٹریچر شائع کیا جائے۔ یہ ساری چیزیں ہو جائیں۔ تو دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اسلام اب دنیا میں سنجیدگی کے ساتھ عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔

تم تو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کو جمع کیا۔ اور فرمایا مردم شماری کرو۔ مدینہ میں کتنے مسلمان ہیں۔ تو ان کے دلوں میں شبہ پیدا ہوا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے ہیں۔ بہر حال چونکہ آپ کا حکم تھا وہ گئے۔ اور انہوں نے مردم شماری کی۔ اور اس وقت سات سو مسلمان نکلے پھر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور آکر کہا یا رسول اللہ ہم سات سو نکلے ہیں مگر آپ نے کیوں مردم شماری کرائی تھی۔ کیا آپکو یہ وہم تھا۔ کہ اب مسلمان تباہ نہ ہو جائیں۔ وہ زمانہ جب ہم تباہ ہو سکتے تھے۔ وہ گذر گیا۔ اب تو ہم دنیا میں سات سو ہیں۔ اب ہمیں کون تباہ کر سکتا ہے دیکھو کس قدر یقین اور ایمان ان کے اندر تھا۔ یہی حال تم اپنا سمجھ لو۔ ایک زمانہ وہ تھا۔ جب اسلام کی آواز اٹھانے والا دنیا میں کوئی نہیں تھا۔ اب تمہارے ذریعے اللہ تعالےٰ نے یہ برکت پیدا کی ہے۔ اور تم کو اس برکت کا حاصل کرنے والا بنایا ہے۔ امریکہ میں تمہارے مشن ہیں۔ اسی طرح تمہارا مشن انگلینڈ میں ہے ہالینڈ میں ہے۔ جرمنی میں ہے سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ یورپ میں اہم ملکوں کے لحاظ سے اٹلی، فرانس اور سپین میں اور مشن ہونے چاہئیں۔ ایشیا میں تمہارا جاپان میں اور آسٹریلیا میں اور ایک تھائی لینڈ وغیرہ کے علاقہ میں ہونا چاہیئے جو چین وغیرہ میں تبلیغ کو وسیع کر سکے۔ امریکہ میں اگر ہمارے دو مشنری اور ہو جائیں۔ یعنے ایک کینیڈا میں اور ایک جنوبی امریکہ کے کسی علاقہ میں تو پھر اس طرح تمہاری تنظیم ہو سکتی ہے۔ کہ تم ایکدم ساری دنیا میں اسلام کی آواز کو بلند کر سکتے ہو۔ اگر اس کے ساتھ لٹریچر چھپا ہو جائے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے قرآن شریف سے زیادہ اعلےٰ لٹریچر کیا ہو گا۔ قرآن شریف شائع ہو گیا ہے۔ اور کئی کتابیں جو ضروری ہیں۔ وہ ہمارے زیر نظر ہیں تو اور بھی آسانی ہو سکتی ہے۔ جوں جوں چھپوانے کی توفیق ہوگی۔ وہ چھپنی شروع ہو جائیں گی۔ اگر جماعت کے مخلص لوگ حصہ لے کر اورینٹل پبلشنگ کمپنی کو کھڑا کر دیں اور پریس جاری ہو جائے۔ تو پھر انشاء اللہ جلدی جلدی اور لٹریچر بھی شائع ہونا شروع ہو جائے گا میں نے ایسے لٹریچر مدنظر رکھے ہوئے ہیں جن کو فوراً ہی لکھوا کر وسیع کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ تنظیم ہو جائے تو یہ عیسائیت پر ایک ایسا حملہ ہو جائے گا۔

جس کو رد کرنے کے لئے دشمن کے لئے مشکل پیش آئیگی۔ مثلاً دیکھو میرا قرآن شریف کا دیباچہ شائع ہوا ہے اس کے متعلق متواتر جو رپورٹیں آ رہی ہیں جرمن سے۔ ہالینڈ سے اور دوسرے کئی ممالک سے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے مصنفوں نے اس کے متعلق لکھا ہے۔ بعضوں نے گالیاں بھی دی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ بڑی سختی کی گئی ہے۔ مگر تمام کا خلاصہ یہ آجاتا ہے کہ یہ اسلام کا ایسا حملہ ہے جس کے رد کئے بغیر ہم چپ نہیں رہ سکتے مگر یہ دیکھو کہ آج تو تم بہت زیادہ ہو (میں نے وہ مثال اسی لئے مدینہ کی دی تھی کہ آج تو تم بہت زیادہ ہو) جب تم ابھی تھوڑے تھے اور جب قرآن شریف سارا نہیں نکلا تھا۔ صرف پہلا سپارہ شائع ہوا تھا۔ اس وقت فورمن کرسچین کالج لاہور کا پرنسپل اور اس کے دو ساتھی جن میں سے ایک عالمگیر ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کا اشاعت کتب کا سیکرٹری تھا اور ایک جنرل سیکرٹری تھا۔ یہ تینوں مجھے قادیان میں ملنے آئے۔ باتیں ہوئیں باتیں ہونے کے بعد (وہ لوگ اسوقت امریکہ جا رہے تھے) امریکہ چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد سیلون سے وہاں کی جماعت نے مجھے ان کا ایک کٹنگ بھجوایا۔ جس میں ذکر تھا کہ سیلون میں فورمن کرسچین کالج کا جو پرنسپل تھا اس نے تقریر کی۔ اور اس نے کہا کہ عیسائیت کے لئے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ اس کو اسلام کے ساتھ آخری جنگ لڑنی پڑے گی اور اس نے کہا یہ احساس عیسائیوں میں عام ہے کہ اب عیسائیت کو ایک آخری جنگ اسلام کے ساتھ لڑنی پڑے گی۔ لیکن کسی کا تو یہ احساس ہے کہ یہ مصر میں لڑائی ہوگی۔ کسی کا یہ احساس ہے کہ کسی اور بڑے بین مرکز میں ہوگی یورپ میں ہوگی یا امریکہ میں ہوگی۔ مگر میں ایک دورہ سے جو ابھی آیا ہوں۔ میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اسلام اور عیسائیت کی یہ جنگ کسی اور بڑے مقام پر نہیں لڑی جائیگی ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان ہے۔ وہاں لڑی جائے گی۔

دیکھو یہ سنہ ۲۶ء کی بات ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ سینتیس سال اس پر گزر گئے۔ سینتیس سال ہوئے جب ہماری طاقت بالکل کم تھی۔ جب ابھی تحریک جدید کا نام بھی نہیں تھا اس وقت اس شخص کی ذہانت نے جتلایا کہ اب اسلام اور عیسائیت کی جنگ قادیان میں ہونی ہے۔ مگر اب تو تمہارے نام سے سارے کے سارے واقف ہیں۔ دیکھو ٹائن بی جو اس وقت سب سے بڑا مورخ مانا جاتا ہے۔ اور قریباً گبن کی پوزیشن اسکو ملنے لگ گئی ہے۔ بلکہ بعض تو اس سے بھی بڑھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دنیا میں ایسا مورخ کبھی نہیں گزرا۔ اس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ دنیا میں جو ردو بدل ہوا کرتے ہیں اور تغیر آیا کرتے ہیں۔ وہ اخلاقی اقدار سے آتے ہیں۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی بڑی چیز ہو یا بڑی طاقت ہو۔ تو اس سے تغیرات ہوتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ پھر اس نے مثال دی ہے اور اس نے لکھا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اب اسلام کی ٹکر ہوگی۔ جس کے سامان نظر آ رہے ہیں۔ آگے اس کے مطالعہ کی غلطی ہے۔ اس نے سمجھا ہے کہ شاید یہ جو بہائی ہیں۔ یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ وہ تو کہتے ہیں ہم مسلمان نہیں ہیں بہرحال وہ کہتا ہے یہ بہائی ازم اور احمدی ازم یہ دو چیزیں نظر آ رہی ہیں۔ جن میں مجھے آئندہ لڑائی والی جھلک نظر آ رہی ہے۔ ان کے ساتھ ٹکر کے بعد یہ فیصلہ ہوگا۔ کہ آئندہ تہذیب کی بنیاد اگلی صدیوں میں اسلام پر قائم ہوگی یا عیسائیت پر قائم ہوگی۔ پھر اس نے ایک مثال دی ہے۔ کہتا ہے ہم تو گھوڑ دوڑ کے شوقین ہیں۔ ہمارے ہاں عام گھوڑ دوڑ ہوتی ہے۔ ہم گھوڑ دوڑ والے جانتے ہیں کہ بسا اوقات جو گھوڑا سب سے پیچھے سمجھا جاتا ہے۔ وہ آگے نکل جاتا ہے تو وہ کہتا ہے یہ مت خیال کرو کہ احمدی اس وقت کمزور ہیں کیونکہ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ پچھلا گھوڑا آگے نکل جاتا ہے اسی طرح اب تم کو یہ کمزور نظر آتے ہیں۔ لیکن مجھے ان میں وہ ترقی کا بیج نظر آ رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی وقت عیسائیت کے ساتھ ٹکر لیں گے۔ اور شاید یہی جیت جائیں۔

دیکھو اتنا بڑا شخص جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں سب سے بڑا مورخ ہے۔ اسکو بھی ماننا پڑا۔ کہ احمدیت کے اندر وہ بیج موجود ہے۔ جس نے عیسائیت سے ٹکر لینی ہے۔ اور پھر ممکن ہے یہی جیت جائیں۔ وہ تو آخر مخالف ہے۔ اس نے ممکن ہی کہنا تھا۔ یہ تو نہیں کہنا تھا۔ کہ یقینی امر ہے کہ جیت جائیں۔ تو اتنے مقام پر پہنچنے کے بعد کتنی شرم کی بات ہے۔ اگر تم اپنا قدم پیچھے ہٹا لو۔ تم وہ نمونہ کرو جیسے کہتے ہیں کہ کوئی مغرور شخص تھا۔ اس کو یہ خیال ہو گیا کہ میں بڑا بہادر ہوں۔ اور بہادری کی علامت اس نے یہ مقرر کی ہوئی تھی کہ وہ خوب چربی لگا لگا کے اپنی مونچھیں موٹی کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ اس نے خوب مونچھیں پال لیں۔ کوئی انچ بھر وہ موٹی ہو گئیں۔ اور پھر اس نے ان کو مروڑ مروڑ کر آنکھوں تک پہنچا دیا اور پھر اس نے یہ اصرار کرنا شروع کیا کہ چونکہ مونچھیں بہادری کی علامت ہیں۔ اسلئے خبردار اس علاقہ میں میرے سوا کوئی مونچھ نہ رکھے۔ لوگوں میں مونچھیں رکھنے کا عام رواج تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں جنگی کیریکٹر یہ سمجھا جاتا تھا کہ مونچھیں چڑھاتی ہوئی ہوں۔ مگر اس نے جس کی مونچھ دیکھنی پکڑ لینی۔ اور قینچی سے کاٹ ڈالنی اور کہنا خبردار آئندہ جو یہ حرکت کی میرے مقابلہ میں کوئی شخص مونچھیں نہیں رکھ سکتا۔ سارے علاقہ میں شور پڑ گیا۔ آخر لوگوں نے کہا ذلیل کیوں ہوتا ہے۔ مونچھیں کٹوا ڈالو۔ ورنہ اس نے تو زبردستی کاٹ ڈالنی ہیں۔ کئی بیچاروں نے گاؤں چھوڑ کر بھاگ جانا۔ اور کسی نے چپ کر کے نائی سے کٹوا دینی۔ نہیں کٹوانی تو اس نے جاتے ہی بازار میں مونچھ پکڑ لینی۔ اور قینچی مارنی۔ اور کاٹ ڈالنی۔ اس سے لوگوں کی بڑی ذلتیں ہوئیں۔ آخر ایک شخص کوئی عقلمند تھا۔ یوں تھا غریب سا۔ اس نے جو دیکھا کہ روز روز یہ مذاق ہو رہا ہے۔ اور اس طرح لوگوں کی ذلت ہوتی ہے۔ تو اس نے کیا کیا کہ وہ بھی گھر میں بیٹھ گیا اور اس نے مونچھیں بڑھانی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ اس نے اس سے بھی زیادہ بڑی مونچھیں بنا لیں۔ جب مونچھیں خوب ہو گئیں۔ تو آکر بازار میں بیٹھنے لگ گیا اور ایک تلوار لٹکا لی۔ حالانکہ تلوار چلانی بیچارے کو آتی ہی نہیں تھی۔ اب اس پٹھان کو لوگوں نے اطلاع دی۔ کہ خانصاحب پہلے کوئی مونچھوں والا شخص آگیا ہے۔ کہنے لگا کہاں ہے لوگوں نے کہا فلاں بازار میں ہے۔ خیر دوڑے دوڑے وہاں آئے دیکھا تو بڑے جوش سے کہا تم کو پتہ نہیں مونچھیں رکھنا صرف بہادر کا کام ہے اور میرے مقابل میں کوئی مونچھیں نہیں رکھ سکتا۔ وہ کہنے لگا جاؤ جاؤ بہادر بنے پھرتے ہو۔ تم سمجھتے ہو تم ہی بڑے بہادر ہو۔ میں تم سے بھی زیادہ بہادر ہوں۔ اس نے کہا پھر یہ تو تلوار کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔ وہ کہنے لگا۔ اور کس کے ساتھ ہوگا۔ بہادروں کا فیصلہ ہوتا ہی تلوار کے ساتھ ہے۔ اس نے کہا پھر نکالو تلوار۔ چنانچہ اس نے بھی تلوار نکال لی اور اس نے بھی تلوار نکال لی۔ حالانکہ اس بیچارے کو تلوار چلانی ہی نہیں آتی تھی۔ جب وہ تلوار نکال کر کھڑا ہو گیا۔ تو یہ کہنے لگا۔ دیکھو بھئی خانصاحب ایک بات ہے۔ اور وہ یہ کہ میرا اور آپ کا فیصلہ ہونا ہے۔ کہ ہم میں سے کون بہادر ہے۔ لیکن ہمارے بیوی بچوں کا تو کوئی قصور نہیں۔ فرض کرو میں مارا جاؤں۔ تو میری بیوی کا کیا قصور ہے۔ کہ بیچاری بیوہ بنے اور میرے بچے یتیم بنیں اور تم مارے جاؤ تو تمہاری بیوی اور بچوں کا کیا قصور ہے خواہ مخواہ ظلم بن جاتا ہے۔ اس نے کہا۔ پھر کیا علاج ہے۔ کہنے لگا علاج یہی ہے کہ میں جاکے اپنے بیوی بچوں کو مار آتا ہوں۔ اور تم جاکے اپنے بیوی بچوں کو مار آؤ۔ پھر ہم آپس میں آکر لڑیں گے۔ پھر تو ٹھیک ہوئی بات۔ اب خواہ مخواہ اپنی اس لڑائی کے ساتھ دوسروں کو کیوں تکلیف دینی ہے۔ یہ بات بیچارے خانصاحب کی سمجھ میں آگئی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ اور اپنے بیوی بچوں کو مار کر آگئے۔ اور یہ وہیں بیٹھا رہا۔ جس وقت وہ واپس پہنچا کہنے لگا۔ نکالو تلوار اس نے کہا نہیں میری رائے بدل گئی ہے اور یہ کہکر اس نے اپنی مونچھیں نیچی کر لیں۔ تو کیا اب تم وہی کرنا چاہتے ہو۔ تم تھوڑے سے تھے۔ جب تم دنیا میں نکلے اور تم نے نکل کر دنیا سے یہ منوا لیا کہ اگر اسلام کی عزت رکھنے والی کوئی قوم ہے تو صرف احمدی ہیں۔ تم نے دنیا سے منوا لیا کہ اگر عیسائیت کا جھنڈا زیر کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہی دلیلیں ہیں جو مرزا صاحب نے پیش کی ہیں جب عیسائیت کانپنے لگی

ب وہ تھرتھرانے لگی. جب اس نے سمجھا میرا مذہبی تخت مجھ سے چھینا جا رہا ہے۔ اور یہ تخت چھین کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا جا رہا ہے۔ تو تم نے کہا۔ ہم اپنی مونچھیں نیچی کرتے ہیں. کیسی افسوس کی بات ہے۔ یہی تو وقت ہے تمہارے لئے قربانیوں کا۔ یہی تو وقت ہے تمہارے لئے آگے بڑھنے کا۔ اب جبکہ میدان تمہارے ہاتھ میں آ رہا ہے۔ تم میں سے کئی ہیں۔ جو پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں. لیکن یاد رکھو اس قسم کی عزت کا موقع اور اس قسم کی برکت کا موقع اور اس قسم کی رحمت کا موقع اور اس قسم کے خدا تعالیٰ کے قرب کے موقعے ہمیشہ نہیں ملا کرتے۔ سینکڑوں سال میں کبھی یہ موقعے آتے ہیں. اور خوش قسمت ہوتی ہیں وہ قومیں جن کو وہ موقعے مل جائیں۔ اور وہ اس میں برکتیں حاصل کر لیں۔

نوجوانوں کو میں خصوصًا توجہ دلاتا ہوں. کہ خدام کے ذریعہ سے تم نے بڑے بڑے اچھے کام کرنے شروع کئے ہیں. خدمتِ خلق کا تم نے ایسا عمدہ لاہور میں مظاہرہ کیا ہے۔ کہ اس کے اوپر غیر بھی عش عش کرتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں. کہ تم روزانہ اپنی زندگیوں کو اس طرح سنوارتے چلے جاؤ گے۔ کہ تمہارا خدمتِ خلق کا کام بڑھتا چلا جائے۔ لیکن یہ کام سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اسلام کی خدمت کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو۔ اور اسلام کی تبلیغ کا دنیا میں پھیلانا یہ ناممکن کام اگر تم کر دوگے۔ تو دیکھو کہ آئندہ آنے والی نسلیں تمہاری اس خدمت کو دیکھ کر کس طرح تم پر اپنی جانیں نچھاور کریں گی. کیا آج تم میں سے کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج ایشیاء میں سے کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج افریقہ کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج امریکہ کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج چین اور جاپان کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ یا شمالی علاقوں کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کہ اسلام غالب آ جائیگا۔ اور عیسائیت شکست کھا جائیگی۔ کیا کوئی شخص یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ ربوہ جو ایک کوردہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا ایک شور زمین والا جس میں اچھی طرح فصل بھی نہیں ہوتی۔ جس میں پانی بھی کوئی نہیں اس ربوہ میں سے وہ لوگ نکلیں گے۔ جو واشنگٹن اور نیویارک اور لنڈن اور پیرس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ تو یہ تمہاری حیثیت ہے۔ کہ کوئی شخص نہ دوست نہ دشمن یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ تم دنیا میں یہ کام کر سکتے ہو۔ مگر تمہارے اندر خدا تعالیٰ نے یہ قابلیت پیدا کر دی ہے۔ تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے یہ وعدے کر دیئے ہیں۔ بشرطیکہ تم استقلال کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ اسلام کی خدمت کے لئے تیار رہو۔ اگر تم اپنے وعدوں پر پورے رہو۔ اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہو۔ تو خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تاج تم چھین کے لاؤ گے۔ اور تم پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر رکھو گے۔ تم تو چند پیسوں کے اوپر ہچکچاتے ہو۔ مگر خدا کی قسم اگر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولادوں اور اپنی بیویوں کو ذبح کرنا پڑے تو یہ کام پھر بھی سستا ہے۔

پس نوجوانوں کو یہ سوچ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے آباء نے قربانیاں کیں۔ اور خدا کے فضل سے وہ اس مقام پر پہنچے۔ کچھ ان میں سے فوت ہو گئے۔ اور کچھ اپنا بوجھ اٹھائے چلے جا رہے ہیں۔ میں نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ کہ اب وہ آگے بڑھیں اور اپنی قربانیوں سے یہ ثابت کر دیں۔ کہ آج کی نسل پہلی نسل سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہے۔ جس قوم کا قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ قوم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتی ہے۔ اور جس قوم کی اگلی نسل پیچھے ہٹتی ہے۔ وہ قوم بھی پیچھے ہٹنی شروع ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ تک تمہارے بوجھ بڑھتے چلے جائیں گے۔ کچھ عرصہ تک تمہاری مصیبتیں بھیانک ہوتی چلی جائیں گی۔ کچھ عرصہ تک تمہارے لئے ناکامیاں ہر قسم کی شکلیں بنا بنا کر تمہارے سامنے آئیں گی۔ لیکن پھر وہ وقت آئے گا۔ جب آسمان کے فرشتے اتریں گے۔ اور وہ کہیں گے۔ بس ہم نے ان کا دل جتنا دیکھنا تھا دیکھ لیا۔ جتنا امتحان لینا تھا لے لیا۔ خدا کی مرضی تو پہلے سے یہی تھی۔ کہ ان کو فتح دے دی جائے۔ جاؤ ان کو فتح دے دو۔ اور تم فاتحانہ طور پر اسلام کی خدمت کرنے والے اور اس کے نشان کو پھر دنیا میں قائم کرنے والے قرار پاؤ گے

پس بڑوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں اور بچوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت میں حصہ لیں۔ اور وقف زندگی کریں۔ تاکہ تمہاری قربانیوں کے ذریعہ سے پھر اسلام طاقت اور قوت پکڑے۔ (باقی)

ولادت: عزیز مکرم لیفٹیننٹ ملک بشارت احمد صاحب آف چمن کے ہاں بمقام ربوہ ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر کی درمیانی رات لڑکی پیدا ہوئی۔ احباب بچی اور زچہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ نومولودہ مکرم ملک مولا بخش صاحب اور مسز محکمہ آبادی ربوہ کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔ خاکسار شیخ محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جامعۃ المبشرین میں مبلغین کرام کی الوداع کی ایک اہم تقریب

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز جمعرات مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ امریکہ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب مبلغ ڈچ گیانا رحیم بخش صاحب آف برٹش گی آنا طالب علم جامعۃ المبشرین اور عارف نعیم صاحب آف قبرص طالب علم جامعۃ المبشرین کے اعزاز میں صبح آٹھ بجے ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ ٹی پارٹی کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین نے تمام مبلغین کرام کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر و چوہدری عطاء اللہ صاحب جو پہلے بھی عملی جہاد میں حصہ لے چکے ہیں. ان کو اللہ تعالیٰ بیش از بیش خدماتِ دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دونوں غیر ملکی طلباء رحیم بخش صاحب اور عارف نعیم صاحب جو یہاں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حاصل کردہ علم سے فائدہ اٹھانے اور اسلام کی اشاعت کرنے کی اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے

عمدہ اخلاق اور اعلیٰ نمونہ

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب سابق مبلغ فرانس و گولڈ کوسٹ نے اس تقریب کے انعقاد پر جامعۃ المبشرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ میدانِ جہاد میں دلائل کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے فتح حاصل کر لی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں اعلیٰ نمونہ اور عمدہ اخلاق پیش کرنے ہیں. جب ہم حقیقی طور پر اور بحیثیت مجموعی عالم باعمل بن جائیں گے۔ تو دنیا خود بخود ہماری طرف کھچی آئے گی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ میرے لئے دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے عمدہ طور پر تبلیغ دین کرنے کی توفیق بخشے۔

مقصد عظیم

ان کے بعد رحیم بخش صاحب نے ایڈریس کا جواب دیا اور کہا۔ کہ میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے پیدا کیا۔ اور مجھ پر مزید بہت بڑا فضل یہ کیا۔ کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بے شمار درود بھیجتا ہوں۔ کہ آپ کے وسیلے سے ہی ہمیں اسلام جیسا پیارا مذہب ملا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہزار ہا سلام ہوں۔ کہ ان کے ذریعہ اس زمانہ میں اسلام کا روشن چہرہ جو بدقسمتی سے مستور ہو چکا تھا۔ ہمیں دکھایا اور اس پر نثار ہونے کی توفیق بخشی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہو بانیوں اور دعاؤں سے میں مرکزِ احمدیت میں ایک لمبا عرصہ تعلیم و تربیت پا کر اب اپنے ملک کو روانہ ہو رہا ہوں، اس امنگ اور مقصد عظیم کو اپنے دل میں لے کر کہ جس نئی زمین اور نئے آسمان اور نئے نظام کے قیام کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی۔ اور جس کے لئے آپ کو اور آپ کے خلفاء کو اور آپ کی جماعت کو مقرر فرمایا ہے۔ اس سے اپنے ملک کے باشندوں کو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق بہرہ ور کرنے کی پوری کوشش کروں۔ آپ سے جو میرے بھائی ہیں۔ اور آپ نے مجھے اپنا بنایا، درد دل سے دعا کی درخواست کرتا ہوں، کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ایمان اور امید

مکرم عارف نعیم صاحب نے انگریزی میں تقریر فرمائی، آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ کہ ایک لمبا عرصہ مرکزِ احمدیت میں رہ کر اب میں اپنے وطن جا رہا ہوں. ہم اگر دینی سپاہی کی حیثیت رکھتے ہیں. تو مرکز اس روحانی کارخانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں تبلیغ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کے عظیم الشان کام کے لئے دلائل و براہین کا اسلحہ تیار ہوتا ہے۔ میں نے مرکز میں رہ کر دلائل و براہین کے اسلحہ سے لیس ہونے کی کوشش کی. اب میدانِ کارزار کی طرف جا رہا ہوں۔ جہاں کے حالات و ماحول کے مطابق مجھے ان کا استعمال کرنا ہے۔ اس کے لئے زبردست ایمان اور امید کا دل میں جاگزیں ہونا ضروری ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے میں اپنے دل میں بڑے زور سے محسوس کرتا ہوں۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے ایک بہترین فرض شناس سپاہی کی حیثیت سے مجھے خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

نیک فال

آپ کے بعد مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اس وقت میرے ہمراہ ایسے دو آبدار گوہر بھی ہیں. جو ایک ہی وقت میں ایک ہی حلقۂ تبلیغ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ ان سے میری مراد مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب اور مکرم رحیم بخش صاحب ہیں. جو علی الترتیب ڈچ اور برٹش گی آنا جا رہے ہیں۔ اور یہ ملک اس تبلیغی حلقہ میں شامل ہیں، جس کا انچارج لنڈن کانفرنس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مقرر کیا ہے۔ ہم سب کو آپ کی دردمندانہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔

بعدہٗ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے صدارتی تقریر میں طلباء کو مبلغین کرام کی بیان کردہ نصائح پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور سب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ مبارک تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ خاکسار ولی ... مقبول احمد

تاجروں اور صناعوں کیلئے مرکز میں کام کرنیکا نادر موقعہ

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی کہ صنعتوں میں اپنا حصہ رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صناع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں تو ان کو اس کی اجازت دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور لیبر لگائیں جو اچھے شہری ہوں۔

اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دے گی۔

خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو خصوصاً کپڑا بننے والے لوگ اور دستی جولیتھوں (Lathe) وغیرہ کا کام کرتے ہیں جلد توجہ کریں۔ یہ ثواب کا ثواب ہے اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔

(قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

اپنے علاقہ کے صناعوں کو ربوہ میں آباد ہونے کی تحریک کرکے جلد رپورٹ بھجوائیں

قبل ازیں بذریعہ الفضل جملہ قائدین کو ہدایت کی جاچکی ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے صناعوں کی ایک مکمل فہرست معہ مکمل کوائف تیار کرکے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجوادیں اور انہیں تحریک کریں کہ وہ اپنی گھریلو صنعتیں ربوہ میں شروع کریں۔ اب دوبارہ اس بارہ میں تاکید کی جاتی ہے کہ فہرستیں جلد تر بھجوائیں اور کاریگروں کو بار بار تحریک کریں کہ وہ ربوہ میں آکر نظارت امور عامہ سے اجازت حاصل کرکے اپنا کام شروع کریں۔ اس مقصد کے لئے مرکزی طور پر انہیں انشاء اللہ تعالیٰ ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ یہ کام نہایت اہم اور ضروری ہے اس طرف فوری توجہ کی جائے۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

I Recruitment Of Cadets

رائل پاکستان نیوی میں کمشنوں کے لئے درخواستیں برائے ٹریننگ بطور کیڈٹ طلب کی گئی ہیں۔ امتحان مقابلہ جنوری ۵۶ء میں ہوگا۔ شرائط:۔ عمر ۱۶½ تا ۱۸½ یکم جنوری کو۔ تعلیمی قابلیت الف۔اے یا الف۔ایس۔سی۔ تفصیلات و فارم مہیا ہے۔ درخواست کیلئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر لکھیں۔

Navel Recruiting Officer, 58, the Mall Peshawar or The Captain R.P.N. Barracks, Queen's Road Karachi.

II Board Of Secondary Education Punjab Lahore

آئندہ امتحان میٹرک کے لئے جو یکم مارچ ۵۶ء کو شروع ہوگا فارم ہائے داخلہ بورڈ کے انکوائری آفس سے مل سکتی ہیں۔ آخری تاریخ فارم میں پہنچنے کے لئے بغیر لیٹ فیس ۱۵ نومبر ۵۵ء ہے اور لیٹ فیس سمیت ۲۰ نومبر ۵۵ء فیس داخلہ امپیریل بنک لاہور میں جمع کرائی جا سکتی ہے یا بذریعہ منی آرڈر بنام سیکرٹری بورڈ مذکور ارسال کی جاسکتی ہے۔
درخواستہائے داخلہ انٹرمیڈیٹ اور امتحانات السنہ بالترتیب ۶ و ۱۱ اپریل ۵۶ء کو شروع ہوں گے۔ یکم نومبر کے بعد بھیجی جائیں۔ (ڈان ۱۴/۱۰/۵۵)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے ہاتھ کا پودہ!

اخبار "الفضل" کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاری فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے یہ حضور کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ احباب کرام اس کی اشاعت بڑھا کر اس کی آبپاشی فرمائیں!

(قائمقام مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کا بچہ ضیاء الدین بعمر ۱۰ ماہ عرصہ تین ہفتہ سے بخار میں مبتلا ہے اور سخت کمزور ہوگیا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے عزیز کو صحت و تندرستی و زندگی دراز عطا فرماکر خادم دین بنائے۔ آمین

فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ضلع گوجرانوالہ

(۲) سید حفاظت حسین ولد سید شرافت حسین صاحب چوٹ لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

(۳) مکرم برادرم چوہدری نادر علی صاحب کی لڑکی عزیزہ زاہدہ بوجہ بخار ایک ماہ سے بیمار ہے اب ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ اور احباب سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز عاجز کی مشکلات اور پریشانیاں دور ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

فضل الرحمن سکنہ لیہ

(۴) میرا بھتیجا عزیزم خلیل احمد قریباً ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ تمام بھائیوں سے عموماً و درویشان قادیان سے خصوصاً درخواست ہے کہ عزیزم کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

والدہ گلزار احمد معرفت گلزار احمد پرچون فروش صدر بازار اوکاڑہ

(۵) خاکسار کی والدہ محترمہ دو ہفتہ سے سخت بیمار ہے اور دسہ سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد احمد نذیر ولد مستری غلام نبی مائی دی جھگی لائلپور)

پتہ مطلوب ہے

میاں شمس الباری صاحب معرفت محمد ابراہیم اینڈ کمپنی رحمت بلڈنگ صدر گھاٹ روڈ چٹاگانگ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بھائی محترم بابو محمد بشیر صاحب ڈرافٹسمین ہسٹیشن ماسٹر سچا سودا کو مورخہ ۶/۱۰/۵۵ کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر والا اور خادم دین بنائے۔ آمین

محمد نذیر ڈرافٹسمین چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

(۲) شیخ مظہر احمد صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے پانچواں بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر والا اور خادم دین بنائے۔ آمین

محمد صالح پوسٹ بکس ۱۸۱۲ کراچی

(۶) میری لڑکی سعیدہ بیگم بعارضہ بخار بیمار ہے اور بہت تشویش ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

شیخ دوست محمد احمدی دوکاندار کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

برطانیہ کی دفاعی پالیسی کی وضاحت

لنڈن (ریڈیو) برطانیہ کے وزیر دفاع رائٹ آنریبل سیلوین لائیڈ نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے برطانیہ کی دفاعی پالیسی کی وضاحت کی۔ اسلحہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہمارا مصمم ارادہ ہے کہ برطانیہ جوہری توانائی مہیا کرنے میں کوشاں رہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں امن کا انحصار اسی بات پر ہے مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ بسیار فوج تیار کی جائے جو ضروری اسلحہ سے لیس ہو۔

تقریر کے دوران میں انہوں نے کہا کہ برطانیہ کو اس وقت ایسی ریزرو فوج کی ضرورت ہے جسے فوراً ایسے علاقوں میں لے جایا جا سکے جہاں امن کو خطرہ درپیش ہو۔ اس طرح ہم ان علاقوں میں اپنے اثر و رسوخ کو باقی رکھ سکیں گے جہاں امن کا قیام ہمارے ذمہ ہے۔ افواج کی نقل و حرکت میں آسانی کی طرف ہم سب سے پہلے توجہ دے رہے ہیں۔ ہم ایسے اقدام کر رہے ہیں جن سے شاہی فضائیہ کے پاس باربرداری کے لئے جدید ترین طیارے موجود رہیں۔ چنانچہ بیورلے (؟) کا جہاز عنقریب زیر استعمال لائے جا سکیں گے۔ کومٹ طیاروں کی خرید کا اعلان پہلے ہو چکا ہے۔ اس امر کی طرف اشارہ کرنے کے بعد کہ برطانیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایٹمی اور ہائیڈروجن بم تیار کرے مسٹر سیلوین لائیڈ نے کہا "بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس جوہری اسلحہ موجود ہے تو دوسرے ہتھیاروں کی ضرورت نہیں یہ درست نہیں ہے"

سچے مسلمان بننے کی کوشش کیجئے

مسٹر نورالحق چوہدری کا مشورہ

چٹاگانگ ۲۶ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر محنت مسٹر نورالحق چوہدری نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ سچے مسلمان بنیں اور روزمرہ زندگی میں اسلامی اصولوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے نظام اسلام پارٹی کی طرف سے منعقدہ ایک عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "اگر آپ اپنی اصلاح نہیں کر سکتے تو پھر اسلامی دستور بھی آپ کے لئے ممد ثابت نہیں ہو سکتا"

وزیر محنت نے نظام اسلام پارٹی کے حامیوں کو تلقین کی کہ وہ عوام کو کامل مسلمان بننے میں مدد دینے کے لئے اسلامی نظریات کی تبلیغ کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگر آپ اسلامی دستور کا نفاذ اور جداگانہ انتخابات چاہتے ہیں تو پہلے عوام کی رائے کو ہموار کیجئے اور پھر مناسب پارلیمانی کارروائی کے لئے اسمبلی میں مل پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ سماجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ... سے (ص)

کارل مارکس کی تحریریں فرسودہ ہو چکی ہیں

انٹر یونیورسٹی میلہ میں پنڈت نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے انٹر یونیورسٹی میلہ کا افتتاح کرتے ہوئے اس نظریہ کا ایک مرتبہ پھر اعادہ کیا کہ روس کا تجربہ ہندوستان کے لئے مناسب نہیں۔ آپ نے کہا کارل مارکس کی تحریریں فرسودہ ہو چکی ہیں اور موجودہ ترقی یافتہ زمانہ کے لئے ناقص ہیں۔

پنڈت نہرو نے اتوار کے روز یہاں طلبہ کے ایک "انٹر یونیورسٹی میلہ" میں ۳۱ سو طلبہ کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کارل مارکس کی تحریروں یا روس کے تجربہ کا ہندوستان میں اعادہ ہندوستان کے لوگوں کی مشکلات حل کرنے کی بجائے انہیں مزید دشواریوں میں الجھا دے گا۔ کیونکہ یہاں حالات قطعاً مختلف ہیں۔ مارکس کی بعض تحریریں صحیح ثابت نہیں ہوئیں۔

پنڈت نہرو نے مزید کہا۔ مغرب کے ترقی یافتہ ملکوں کے معیار زندگی غیر معمولی طور پر بلند ہو جانے کی وجہ سے وہ مزدور طبقہ سرے سے غائب ہو گیا ہے جس کا تصور کارل مارکس نے پیش کیا تھا۔

مزید براں دولت بھی چند لوگوں کے ہاتھ میں نہیں رہی ہے۔ حالانکہ مارکس نے یہی پیش گوئی کی تھی۔ اسی طرح اس کا یہ کہنا بھی درست ثابت نہیں ہوا ہے کہ انقلاب مغربی ممالک کے ترقی یافتہ ملکوں میں برپا ہوگا۔ انقلاب برپا تو ہوا۔ لیکن پسماندہ روس میں ہوا۔ روس میں اشتراکی انقلاب کی کامیابی بہت سے حالات کا نتیجہ تھی مثلاً جنگ میں شکست اور کمزور اور بددیانت حکومت کا وجود اور مارکس کے نظریات کی کامیابی سے خود لینن کو تعجب ہوا تھا۔ یہ بات واضح ہے کہ روس کا تجربہ ہندوستان کے لئے جائز نہیں ہے۔

(۴) رشوت ستانی اور بدنظمی کو ختم کرنا ضروری ہے انہوں نے کارخانہ داروں کو نصیحت کی کہ پیداوار بڑھانے کے لئے مزدوروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائیں۔

فضائے ارضی سے ماوراء تابع سیارے

سائنسدان بڑی بے قراری سے اس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب دنیا کے گرد چکر لگانے والے مصنوعی تابع سیارے فضائے بسیط میں پہلی مرتبہ چھوڑ دیئے جائیں گے۔ ان سیاروں کے ذریعہ کئی مشکل سائنسی مسائل حل ہو جائیں گے۔ جن سے ہماری سائنسی معلومات میں ایک نئے دور ترقی کا آغاز ہوگا۔

امریکہ نے یکم جولائی ۱۹۵۷ء کے بعد مذکورہ بالا سیاروں کے فضا میں چھوڑنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس میں کم از کم تین بین الاقوامی سائنسی اداروں کا بڑا ہاتھ ہے۔ یہ سائنسی ادارے انٹرنیشنل ریڈیو یونین، انٹرنیشنل کونسل آف سائنٹیفک یونین اور علم پیمائش ارضی اور طبعیات ارضی کی بین الاقوامی مجلس ہیں۔ مصنوعی سیارہ کو فضا میں چھوڑنے سے پہلے تمام ملکوں کے سائنسدانوں کو اس کا موقع دیا جائے گا۔ کہ وہ اس کو دیکھ سکیں اور ان کو اس سیارہ کے متعلق پوری معلومات بہم پہنچائی جائیں گی۔ جب یہ سیارہ اپنے مدار پر دنیا کے گرد چکر لگائے گا۔ تو سائنسدان تاریخ میں پہلی مرتبہ زمین کے بہت سے مسائل کا مطالعہ کریں گے۔ اب تک اجرام فلکی کے متعلق مطالعہ و مشاہدہ کے جدید مواقع فضا کی بلندی پر محدود شکل میں راکٹ کی پرواز کے ذریعہ حاصل ہیں۔ اب تک جو اعلانات ہوئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پہلا مصنوعی سیارہ جو امریکہ فضا میں چکر لگانے کے لئے چھوڑے گا وہ ایک باسکٹ بال کے برابر ہوگا۔ جس کا قطر ۲۰ انچ ہوگا۔ اس کو ایک راکٹ کے ذریعہ فضائے بسیط میں چھوڑا جائیگا۔ اور اسکی رفتار اٹھارہ ہزار میل فی گھنٹہ ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ سطح زمین سے دو سو اور تین سو میل کے درمیان اوپر پہنچ کر دنیا کے گرد چکر لگائے گا۔ اس تیز رفتاری کا حاصل کرنا اس لئے بھی ممکن ہے کہ فضا میں اس قدر بلندی پر ہوا بہت ہی کم رہ جاتی ہے۔ جو رفتار میں مانع نہیں ہوگی۔

تیز رفتاری کے ذریعہ مصنوعی سیارہ ہر نوے منٹ میں اپنے مدار پر دنیا کے گرد چکر لگائے گا بے انتہا رفتاری کی وجہ سے دافع المرکز کی قوت زمین کی کشش کا سد باب کر دے گی۔ اور مصنوعی سیارہ کی حیثیت ایک تابع سیارہ کی ہو جائیگی۔ یہ دو سو سے تین سو میل کی بلندی پر چکر لگائے گا۔ بہت ہی زیادہ رفتار سے مصنوعی سیارہ خط مماس پر فضا میں پرواز کرے گا۔ ورنہ اگر رفتار میں کمی ہوگی۔ تو زمین کی کشش اس کو اپنی طرف کھینچ لے گی۔ کچھ دنوں یا چند ہفتوں کے بعد بالائی فضا کی قلیل مقدار میں ہوا مصنوعی سیارہ کی رفتار کو کم کر دے گی۔ ایسی صورت میں زمین کی کشش اس پر اثر انداز ہوگی اور رفتہ رفتہ مصنوعی سیارہ کی رفتار اس قدر کم ہو جائے گی۔ کہ یہ زمین کے قریب سے قریب تر ہو جائے گا۔ جب اس کا مدار اس کو غلیظ فضا میں لے آئے گا۔ تو یہ آپ ہی آپ پھٹ کر شعلوں میں تبدیل ہو جائے گا

جب مصنوعی سیارہ اپنے مدار پر گردش کرے گا۔ تو چاند کی طرح یہ آفتاب کی روشنی کو منعکس کرے گا۔ اور ممکن ہے۔ وہ زمین سے لوگوں کو نظر بھی آسکے۔ اس مصنوعی سیارہ کو آفتاب طلوع ہونے سے کچھ پہلے اور غروب ہونے سے تھوڑی دیر بعد دیکھا جا سکے گا۔ سائنسدان خاص قسم کی دوربین کے ذریعہ اس کی نقل و حرکت کو غور سے دیکھیں گے اس کو دیکھنے کے لئے سب سے اچھی جگہیں قطب شمالی اور قطب جنوبی یا خط استوا کے قریب ہیں انسان کا بنایا ہوا پہلا سیارہ کچھ بوجھ بھی اٹھا سکے گا بعد میں جو سیارے بنائے جائیں گے ان میں سائنسی آلات اور شمسی حرارت سے چلنے والے ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی ہوں گے۔

جب مصنوعی سیارہ کی رفتار دیکھی پڑے گی۔ تو سائنسدان چاروں طرف کی فضا کی ضخامت کا اندازہ لگائیں گے۔ علم جغرافیہ کے ماہرین زمین کے فاصلوں کی پیمائش کا بہت زیادہ صحیح اندازہ کر سکیں گے مصنوعی سیارہ کا منصوبہ نیشنل اکیڈمی آف سائنس اور نیشنل سائنس فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام تیار ہوگا۔

بین الاقوامی پیمانہ پر ارضی طبعیات کا سال منانے کے لئے جو پروگرام مرتب کئے جا رہے ہیں اس میں امریکہ بھی بڑی شد و مد سے حصہ لے رہا ہے۔ اور مصنوعی سیارہ کو فضا میں چھوڑنے کا پروگرام بھی مذکورہ بالا منصوبہ کی ایک کڑی ہے۔ ارضی طبعیات کا سال یکم جولائی ۱۹۵۷ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء تک منایا جائے گا۔ اور اس دوران میں سائنس کے مختلف شعبوں میں بڑے انہماک و سرگرمی سے تحقیق و مشاہدہ کیا جائے گا۔ ارضی طبعیات کا مطالعہ بھی ...

سرمہ مبارک - آنکھ کے جملہ امراض کا علاج، قیمت چھوٹی شیشی ۱/۴ بڑی شیشی ۲/۸ ● دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

لاہور، منٹگمری اور سیالکوٹ کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

گرے ہوئے مکانوں کی تعمیر اور وسیع پیمانے پر اشیاء خوردنی۔ دوائیں اور کپڑوں وغیرہ کی تقسیم

مغربی پاکستان کے ان تمام اضلاع میں جو سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں مجالس خدام الاحمدیہ وسیع پیمانے پر ریلیف کا کام کر رہی ہیں۔ مجالس خدام نے جہاں سیلاب کے دوران زیر آب دیہی علاقوں میں لوگوں کو خطرناک مقامات سے نکال نکال کر انہیں محفوظ مقامات پر پہنچایا اور ان میں کھانے پینے کی اشیاء تقسیم کیں۔ وہاں اب سیلاب کا پانی اترنے کے بعد وہ ان علاقوں کی صفائی اور امراض کی روک تھام میں حکام کے ساتھ پورا تعاون کر رہی ہیں۔ چنانچہ مجالس خدام الاحمدیہ نے کہیں حکام کے تعاون سے اور کہیں اپنے خرچ پر سیلاب زدہ علاقوں میں ادویہ تقسیم کی ہیں جن کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کو کپڑے بہم پہنچانے اور ان کے گرے ہوئے مکانات تعمیر کرنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ لاہور منٹگمری اور سیالکوٹ کے بعض علاقوں میں خدام جو کام کر رہے ہیں ذیل میں ان کا مختصر خاکہ درج کیا جا رہا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مساعی کا مختصر خاکہ

از ۶ اکتوبر تا ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء

(۱) ۳۵۰ افراد کو پانی سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا۔

(۲) ۱۴ افراد کو ڈوبتے ہوئے بچایا۔

(۳) ۱۷۰۰ افراد میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

(۴) ۷۰۰ سیلاب زدگان میں کھانے کی خشک اشیاء دالیں۔ آٹا خشک دودھ۔ نمک۔ گھی۔ ماچس صابن اور چائے تقسیم کی گئیں۔

(۵) ۵۴۰۰ افراد کو ملیریا سے محفوظ رکھنے والی دوائیاں تقسیم کی گئیں اور ۵۵۰ افراد کو ملیریا کے ٹیکے لگائے گئے۔

(۶) لجنہ اماء اللہ لاہور کی امداد سے ۸۱ مستحق سیلاب زدگان میں کپڑے تقسیم کئے گئے۔

(۷) خدام کی ایک پارٹی جو چھ خدام پر مشتمل تھی ریلیف کے کام کے لئے نعود کے علاقے میں بھیجی گئی انہوں نے ۱۲ دیہات میں ریلیف کا کام کیا۔

(۸) محکمہ سول ڈیفنس پولیس اور فوج کے تعاون سے خدام نے مصیبت زدگان کی امداد کے علاوہ شہر کی صفائی میں حکومت کو امداد دی۔ ۳۰ خدام حکومت کے محکموں کو دئیے جاتے رہے

(۹) جن علاقوں میں مجلس نے کام کیا ان میں سے مصری شاہ۔ سلطان پورہ۔ رحمانیہ تھانیدار۔ مڑھی بشن سنگھ۔ شاد باغ۔ راجپورہ۔ شاہدرہ محمود بوٹی۔ بیگم کوٹ۔ ابو الخیر۔ کرشن نگر۔ سنت نگر رام گڑھ۔ اسلامیہ پارک۔ بھگت پورہ۔ چک ۴۴۳۔ درگئی کل جدید۔ ڈیرہ عبداللہ۔ ڈیرہ سردار شاہ۔ کالا شاہ کاکو۔ رائس فارم کے نام قابل ذکر ہیں

(۱۰) مجلس کے چار سنٹر سلطانپورہ۔ شاہدرہ اسلامیہ پارک اور کرشن نگر امدادی کام کر رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری

مورخہ ۱/۱۰/۵۵ کو سیلاب کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری کے پندرہ خدام کے نام بطور والنٹیئر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر منٹگمری کی خدمت میں پیش کئے گئے اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا گیا۔

۱۱/۱۰/۵۵ کو منٹگمری سے سترہ میل دور ہڑپہ میں سیلاب آگیا۔ سیلاب زدہ علاقہ کا جائزہ لے کر لوگوں کو معہ اہل وعیال برابر ایک میل تک لمبے اور تین چار فٹ گہرے پانی میں سے نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچایا گیا۔ ۱۹۰ پونڈ اشیاء خوردنی افسر انچارج ریلیف کی خدمت میں پیش کی گئیں اور اب سیلاب زدگان کے لئے پارچات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ

مورخہ ۱۶/۱۰/۵۵ اور ۱۷/۱۰/۵۵ یعنی دو دن میں کیمپ میں آٹھ خادم باقاعدہ ڈیوٹی دیتے رہے۔ خدام کے علاوہ مکرم مولوی سید عزیز احمد شاہ صاحب و مولوی فضل الحق صاحب تو مستقل طور پر کیمپ میں مقیم ہیں اور کام کی نگرانی کر رہے ہیں نیز ڈاکٹر صاحب بھی ۱۲ بجے دوپہر سے ۵ بجے شام تک باقاعدگی سے بیماروں کو دیکھتے ہیں اور ادویات وغیرہ دیتے ہیں۔ بعض مستحق بیماروں کو چاول وغیرہ بھی دئیے جاتے رہے ہیں۔ اسی طرح بعض کمزور مریضوں کو ان کی جائے قیام پر جا کر ادویات اور خوراک وغیرہ دی جاتی رہی۔ مختصر ڈیپو رپورٹ میں ۷۰۰ مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ غلہ منڈی کے ایک صاحب نے ۳ بوری آٹا ایک من گڑ اور ایک من چنے دئیے کہ مصیبت زدگان میں تقسیم کئے جائیں جس کی تعمیل کی گئی۔ کیمپ ہذا کے معائنہ کرتے امیر صاحب جماعت احمدیہ اوکاڑہ بھی معائنہ کیلئے تشریف لائے اور خدام کے کام کو پسند فرمایا۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ خود تشریف لا کر کام کی نگرانی فرماتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل میں مجلس ہذا نے حالیہ بارش سے منہدم مکانات کی تعمیر کے سلسلہ میں ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور آئندہ باقاعدہ پروگرام کے ماتحت بڑی دلجمعی کام کر رہی ہے۔ جملہ خدام بڑے شوق اور جذبہ اور ایثار سے حصہ لے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ انصار اور اطفال بھی پورے جوش سے ہمارے ساتھ مصروف کار ہیں۔ ہم نے مقامی طور پر خرچ کرنے کے لئے ریلیف فنڈ جمع کیا ہے۔ اور معماروں کی مزدوری وغیرہ اس سے ادا کی جاتی ہے۔ اس سے عام پبلک اور حکام پر اچھا اثر پڑ رہا ہے

مورخہ ۷/۱۰/۵۵ کو صبح ۸ بجے سے ۱۱½ بجے تک ایک بیوہ عورت کی منہدم شدہ دیوار بنائی گئی جس پر دو معماروں کو اپنے فنڈ سے مزدوری دیکر لگایا گیا۔ کچھ اینٹیں بھی کم تھیں۔ جن کی کمی خدام نے پوری کی۔

مورخہ ۸/۱۰/۵۵ کو صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک ایک کچی منہدم شدہ دیوار کا جو ایک غریب کسان کی تھی۔ تقریباً ½ حصہ مکمل کیا گیا۔

مورخہ ۹/۱۰/۵۵ کو صبح ۶ بجے سے ۹½ بجے تک خدام کو دو پارٹیوں میں تقسیم کر کے لگایا گیا۔ ان دونوں پارٹیوں نے ایک دیوار ۲½ فٹ اونچی چنائی اور دوسری ۳ فٹ اونچی بنائی باقی حصہ ان دونوں دیواروں کا بعد میں مکمل کیا جائیگا

از چک نمبر ۱۰R/۱۷۰ تحصیل خانیوال

مورخہ ۱۲/۱۰/۵۵ صبح ہمارے چک میں راوی کے سیلاب کا پانی ۱۹۵۰ء سے کئی گنا زیادہ زور شور سے آیا۔ جس پر مجلس خدام الاحمدیہ ۱۰R/۱۷۰ تحصیل خانیوال نے علاوہ اپنی حفاظت کے گاؤں کے دوسرے دوستوں کا سامان نکالنے میں مدد دی اور اس پروگرام کے ماتحت بیس مکانات سے گھریلو سامان محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا اور جب پانی نے زیادہ تباہی مچائی تو اس وقت ان گھیرے ہوئے لوگوں کی جو وقت پر اپنا سامان محفوظ مقامات پر نہیں پہنچا سکے تھے۔ نہایت خطرہ کی حالت میں جبکہ ہمارے چک میں دس دس فٹ پانی چل رہا تھا خدام نے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھکر ان لوگوں کی جان بچائی۔ اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۱۷۰ نے مسلسل چار دن اور چار راتیں خدمت خلق کے فرائض سر انجام دیئے۔ اور خدام الاحمدیہ کی مساعی برابر جاری رہیں۔

درخواست دعا

مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب مینیجر الفضل کان میں شدید تکلیف کے باعث دو ماہ کی رخصت پر ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

قابل رشک صحت اور طاقت

قرص نور

طب یونانی کی مایہ ناز ادویات کا لاثانی مرکب

مردانہ کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ جملہ شکایات ضعف دل و دماغ دل کی دھڑکن۔ پیشاب کی کثرت۔ عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا بفضلہ تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج ہے قیمت فی شیشی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

تیار کردہ: حکیم محمد شفیع اینڈ سنز ملنے کا پتہ: ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا

پیغام احمدیت

اردو گجراتی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴